حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

تبصرہ: جاوید اختر بھٹی

● کتابچہ: بجز داغِ ندامت　　　　مصنف: امجد علی شاکر

ضخامت: ۲۸ صفحات　قیمت: ۲۰ روپے　　ناشر: مکہ کتاب گھر، اردو بازار لاہور

مولانا سید حسین احمد مدنی کا قصور یہ تھا (اور ہے) کہ وہ متحدہ ہندوستان کے حامی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ تقسیم ہند سے قبل مسلم لیگیوں نے ان کے ساتھ توہین آمیز رویہ اختیار کیا اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ دانشور خود کو محبِّ وطن ثابت کرنے کے لیے مولانا مدنی کے خلاف گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ حامد میر جو کچھ عرصہ پہلے تک ''جہادی صحافی'' کے طور پر شہرت رکھتے تھے۔ اسامہ بن لادن کا آخری انٹرویو بھی ان کے حصے میں آیا۔ ٹی وی اور اخباری کالموں میں وہ جہادیوں کی شجاعت بیان کیا کرتے تھے۔ غالباً اب انھوں نے قلمی جہاد ترک کر دیا ہے۔

مولانا سید حسین احمد مدنی پر ان کا ایک کالم روزنامہ ''جنگ'' میں آیا تو اس بحث کا آغاز ہوا۔ اس ردّ عمل میں چند تحریریں شائع ہوئیں۔ حامد میر نے بہت تھوڑے وقت میں یہ میدان بھی چھوڑ دیا اور اپنے تیر کمان لے کر واپس چلے گئے۔

امجد علی شاکر نے مولانا مدنی پر الزامات کی حقیقت، پس منظر اور مقاصد کی وضاحت کی ہے۔ ہر چند کہ اس میں کوئی بات نئی نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ ہاں البتہ نئی نسل اس کتابچے کو پڑھ کر واقفیت حاصل کر سکتی ہے۔ حامد میر نے جس فتنے کو جگانے کی کوشش کی ہے، شاکر صاحب نے اس کا مناسب سدباب کیا ہے۔

● کتاب: اذان　　　　مؤلف: حبیب الرحمٰن ہاشمی

ضخامت: ۱۷۵ صفحات　قیمت: ۱۵۰ روپے　　ناشر: مکتبہ قاسمیہ، چوک گھنٹہ گھر، ملتان

مولانا حبیب الرحمٰن ہاشمی صاحب ایک صاحبِ علم اور صاحبِ بصیرت انسان ہیں۔ وہ ہر وقت علمی جستجو میں محو دکھائی دیتے ہیں۔ میں نے تو جب بھی انھیں دیکھا، دنیا داری سے دور ہی دیکھا۔ مولانا کی ایک معروف تالیف ''اذان'' ہے۔ حال ہی میں اس کا تیسرا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔ میرے نزدیک تو یہ اذان کی تاریخ ہے۔۔

دین اسلام کی عظمت یہ ہے کہ اس کی کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے اور اب تو ہر زبان میں رہنمائی کے لیے کتب موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ صاحبِ ایمان لوگوں کے دلوں میں کوئی ایسی نئی بات ڈال دیتے ہیں۔ جو ان کی نیک نامی کا باعث

ہوتی ہے۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کے دل و ذہن میں یہ یک وقت خیال آیا کہ وہ ''اذان'' پر کتاب تالیف کریں۔ اذان کہ جو پانچ مرتبہ سنی جاتی ہے۔ مگر اس پر کتاب کی ضرورت کو محسوس نہیں کیا گیا۔ یہ کارِ خیر مولانا کے حصے میں آیا اور انھوں نے عشق اور تحقیق سے اس موضوع پر کام کیا۔

اس کتاب کی خیر و برکت میں اس وقت مزید اضافہ ہوا جب حضرت مولانا خان محمد صاحب اور ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب نے کتاب اور صاحبِ کتاب کے لیے دعا کی۔

اذان کی بات ہو اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا ذکر نہ آئے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ایک واقعہ سنئے اور دیکھئے جذب کی کیفیت کیا ہوتی ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اے بلال! یہ کیا ظلم ہے کہ تم ہمارے پاس نہیں آتے۔ غم زدہ ڈرتے ہوئے بیدار ہوئے۔ چنانچہ مدینہ منورہ پہنچ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر حاضر ہوئے اور وہاں زار و قطار رونا شروع کر دیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا۔

سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ملے تو انھوں نے ان کو سینے سے چمٹا لیا اور خوب پیار کیا۔ صاحبزادگان نے فرمایا کہ ہم وہی اذان سننا چاہتے ہیں۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد شریف میں دیا کرتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ مسجد کی چھت پر چڑھ گئے۔ اسی جگہ قیام کیا۔ جہاں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھڑے ہوا کرتے تھے۔ جب انھوں نے اللہ اکبر، اللہ اکبر کہا تو مدینہ گونج اٹھا، جب اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو گونج بڑھ گئی۔ پھر جب اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو پھر تمام مدینہ میں چیخ و پکار ہونے لگی۔ (کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ نگاہوں میں گھوم گیا) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جتنا مرد و زن کے رونے کا منظر اس دن دیکھا گیا کبھی نہ دیکھا گیا تھا۔

اور یہ اعزاز کیا کم ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: ''گزشتہ شب جب میں جنت میں داخل ہوا تو تمہارے قدموں کی آہٹ اپنے آگے آگے سنی۔''

اس کتاب کے بارے میں بس یہی ایک رائے دی جاسکتی ہے کہ اس کو پڑھیے اور سرشاری حاصل کیجیے۔

☆☆☆